

شمس الاسلام ملا محمد عمر مجاہد مدظلہ کو دارالعلوم حقانیہ کی طرف سے اعزازی سند (Degree) دینے کا اعلان کیا۔ اور آپ کو شمس الاسلام کا تاریخی لقب بھی دیا گیا۔ یہ اعزازی ڈگری آپ کی ملتِ مسلمہ کے لیے عظیم خدمات کے اعتراف میں دی گئی ہے۔ آپ نے جہاد افغانستان کے ثمرات اور لاکھوں شہداء کے خون کو ضائع ہونے سے نہ صرف بچایا بلکہ افغانستان اور عالم اسلام میں صدیوں بعد پہلی مکمل آزاد خود مختار اسلامی ریاست کی داغ بیل ڈالی اور خلافت اسلامیہ کا احیاء کیا اور عظیم ہیرو اسامہ بن لادن کو تمام عالم کفر کی مخالفت کے باوجود نہ صرف تحفظ فراہم کیا بلکہ ان کے ساتھ مکمل تعاون بھی کیا۔ آپ نے علماء، دینی مدارس، اسلامی قوتوں اور جہادی تنظیموں کی دستار کو اوج ثریا تک پہنچا دیا۔ آپ نے درویشی اور قلندرانہ شان بے نیازی سے امریکی اور شیطانی قوتوں کا گزشتہ کئی برس انتہائی صبر اور استقامت سے مقابلہ کیا۔ اس موقع پر لاکھوں حاضرین نے خوشی سے اللہ اکبر کے نعرے بلند کئے۔ شہادۃ العالمیہ کی یہ اعزازی ڈگری افغانستان کے وزیر مذہبی امور مولانا محمد مسلم حقانی کو نصل جنرل مولانا نجیب اللہ اور جنگی محاذوں کے عظیم کمانڈر صدر ابراہیم نے وصول کی۔ اور دارالعلوم حقانیہ کے مستم کا شکریہ ادا کیا۔ اس عظیم علمی ڈگری پر مستم دارالعلوم حقانیہ مولانا سمیع الحق صاحب کے علاوہ تمام اہم اساتذہ اور مشائخ کے دستخط ثبت ہیں۔ یہ دارالعلوم حقانیہ کی پہلی اعزازی سند ہے جو گزشتہ ۵۳ سال میں کسی شخصیت کو پیش کی گئی ہو۔ دارالعلوم کے اس اقدام سے پاکستان، افغانستان اور عالم اسلام میں خوشی کی ایک لہر دوڑ گئی ہے اور لمبی حلقوں نے اسے بہت سراہا ہے۔

چیچنیا پر روسی مظالم کی انتہا اور عالم اسلام کی بے بسی

ان دنوں چیچنیا کے غیور عوام اپنے ایمان، جذبہ حریت اور مسلمان ہونے کی بھاری قیمت چکا رہے ہیں۔ روس جس کی گھٹی میں مسلمانوں کی دشمنی ازل سے پڑی ہوئی ہے دوبارہ چیچنیا پر جارحیت کا مرتکب ہوا ہے۔ ایسا محسوس ہو رہا ہے کہ جب قارئین کے ہاتھوں میں یہ تحریر ہوگی تو اس وقت تک (خاکِ بدہن) سقوطِ گروزنی ہو چکا ہوگا اور کئی بے گناہ مظلوم شہری اور مجاہدین روسی

ترتیب و تدوین - مولانا شاکر اللہ حقانی

دارالعلوم کی تقریب دستار بندی کا ایک یادگار اجتماع

مورخہ ۴ نومبر ۱۹۹۹ء کو دارالعلوم حقانیہ میں ختم بخاری شریف اور دستار بندی کی تقریب منعقد ہوئی۔ ختم بخاری شریف کی یہ تقریب ہر لحاظ سے پر شکوہ اور روح پرور ہوتی ہے۔ اور پھر اسکے ساتھ فضلاء کی دستار بندی سے اس کی رونقیں دوبالا ہو جاتی ہیں یہاں پر یہ بات قابل ذکر ہے کہ ۱۹۷۰ء کے بعد سے اب تک مدرسہ کی طرف سے باقاعدہ دستار بندی کا جلسہ منعقد نہیں ہوا اور نہ اس کا مدرسہ کی طرف سے اہتمام کیا گیا ہے کیونکہ اب نہ اتنی جگہ میسر ہے اور نہ اتنے اسباب۔ لیکن اس کے باوجود فضلاء انفرادی طور پر اس کا انعقاد کراتے ہیں اور اس میں بغیر کسی تشہیر اور دعوت کے لاکھ ڈیڑھ لاکھ کے قریب اجتماع ہوتا ہے۔ اسی طرح اس سال بھی مختلف شعبوں میں چھ سو فضلاء کرام کی دستار بندی کی گئی۔ عوام اور علماء کا ایک سیل بخرال تھا جس کے لیے جامعہ کی سو کنال زمین اپنی تنگ دامن پر شکوہ کناں تھی۔ پورے شہر میں ایک میلے کا ساماں تھا بلکہ ایک بھر پور میلہ تھا۔ بعض مقامی سکولوں میں تعطیل کرائی گئی تھی۔ ایک عظیم بازار لگا ہوا تھا کتابوں کے مختلف سائز تھے۔ ڈھائی کلو میٹر پر پارکنگ اور نظم و نسق کا انتظام دارالہض کے طلباء نے باحسن طریقہ سے سنبھال رکھا تھا۔ چونکہ ہر سال اس تقریب کیلئے عارضی سٹیج ہوا جاتا تھا۔ جو کہ ذرا مشکل کام تھا۔ اس لئے اس سال مستقل وسیع و عریض پختہ سٹیج ہوا گیا۔ یہاں پر ناسپا ہی ہوگی اگر اکوڑہ خٹک کے باسیوں کے ایثار و قربانی کی داد نہ دی جائے کہ انہوں نے اپنے جبرے بیٹھک بلکہ اپنے گھر مہمانوں کیلئے خالی کر دیئے تھے۔ پولیس کی بھاری جمعیت بھی نظم و نسق اور کنٹرول سنبھالنے کیلئے موجود تھی۔ جنہوں نے اس عظیم الشان تقریب کو منظم بنانے میں بھرپور کردار ادا کیا۔ جلسہ کی تاریخ ۴ نومبر تھی مگر مہمان اور فضلاء کے متعلقین ۳ نومبر کو عصر سے پہلے آنا شروع ہو گئے۔ اپنے فضلاء کے لئے مختلف قسم کے میز ساتھ لائے تھے۔ اور ایک ایمان پرور منظر تھا۔ جس سے دلوں میں دین کی عظمت علم کی فضیلت اور اسلام کا جاہ و جلال دلوں میں جاگزیں ہو جاتا۔